والوں نے اسے انتہائی والہانہ عقیدت واحترام سے فوجی طرز کا سیلوٹ کیا۔لوگ انتہائی محبت کے جذبات سے لبریز ہوکر پاکستانی پرچم کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھ رہے تھے اور دنیاومافیہا سے بے نیاز تھے۔اور زبان حال سے تحریک آزادی کا مرکزی نعرہ لگارہے تھے:

''پاکستان کا مطلب کیا ؟ لا الہ الا اللہ''

رب کائنات کا یہ حکم دلوں کو گرمانے لگا: ﴿الذین ان مکناھم فی الارض اقاموا الصلوٰة واتوا الزکوٰة وامروا بالمعروف ونھوا عن المنکر وللہ عاقبة الامور﴾[الحج:٤١]

''یہ وہ لوگ ہیں جنہیں ہم اگر زمین میں اقتدار بخشیں تو نماز قائم کریں گے، زکاۃ دیں گے اور نیکیوں کا حکم دیں گے اور برائیوں سے منع کریں گے۔اور تمام معاملات کا انجام اللہ تعالی ہی کے ہاتھ میں ہے۔''

❁❁❁❁❁❁❁❁

بعض مسلمان اقلیتیں

نمبرشمار	مسلم اقلیتی ممالک	آبادی	مسلمان آبادی	کیفیت
1	میانمار	55,000,000	8,000,000	ضلع راکان شمال مشرقی میانمار میں۔
2	چین	1,200,000,000	100,000,000	دورعثمانی 29ھ میں اسلام پہنچا۔
3	(سابق) روس	150,000,000	20,000,000	آذربائجان 642ھ میں فتح ہوا۔
4	بلغاریہ	8,000,000	2,500,000	عربی نام بدلنے کی حد تک مظالم ہوئے
5	جنوبی افریقہ	40,000,000	1,000,000	1652 تا 1900 غلامی کیلئے ملک بدر
6	امریکہ	300,000,000	8,000,000	مسلمان سیاح نے دریافت کیا۔
7	برازیل	169,000,000	1,500,000	اندلس سے خفیہ ہجرت کرکے جابسے۔
8	آسٹریلیا	20,000,000	300,000	پہلی مسجد 1960 میں بنی۔

(تلخیص از: مجلہ الفرقان شمارہ: ٣١٧ ص: ٢٦-٢٨)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁

قرآن فہمی

قرآن پاک کی مکی اور مدنی سورتیں

حافظ ابراہیم خلیق

قرآن پاک کی مبارک آیات اور سورتوں کو علمائے دین نے مکہ مکرمہ اور مدینہ نبویہ کی نسبت سے مکی اور مدنی میں تقسیم کر دیا ہے۔اس اصطلاح سے متعلق مفسرین کرام کے کئی مناہج ہیں:

[۱] ''مکی'' سے مراد قرآن کریم کی وہ آیات یا سورتیں ہیں، جو مکے میں نازل ہوئی ہوں۔اگر چہ ان کا نزول ہجرت کے بعد ہوا ہو۔اس اصطلاح کی رو سے ''مکہ'' میں مضافات مکہ بھی شامل ہیں۔جیسے منیٰ،عرفات اور حدیبیہ وغیرہ۔

اور ''مدنی'' سے مراد وہ حصہ ہے جو مدینہ اور اس کے مضافات میں ہجرت کے بعد نازل ہوئی ہیں۔اس اصطلاح میں مکان نزول کا خیال رکھا گیا ہے،لیکن یہ اصطلاح جامع و مانع نہیں، کیونکہ وہ آیات جو ان دونوں مقامات پر نہیں اتریں ان پر یہ نام صادق نہیں آتا۔مثلاً ﴿لو کان عرضا قریبا و سفرا قاصدا لاتبعوک﴾ [التوبۃ : 42] یہ آیت مدینہ منورہ سے بہت دور مقام تبوک پر نازل ہوئی ہے،اسی طرح ﴿و اسأل من أرسلنا من قبلک من رسلنا﴾ [الزخرف:35] یہ آیت لیلۃ الاسراء کو بیت المقدس میں اتری ہے، جو کہ مکہ مکرمہ سے ایک مہینے کی مسافت پر واقع ہے۔ اس بنا پر یہ اصطلاح اس تقسیم ''مکی و مدنی'' کے لیے محیط نہیں ہے،لہٰذا احاطہ تقسیم میں نہ آنے کی بنا پر اس اصطلاح کو عیب دار تصور کیا جاتا ہے۔

[2] دوسری اصطلاح یہ ہے: جہاں اللہ تعالیٰ نے اہل مکہ سے خطاب فرمایا ہے وہ مکی ہے، جہاں اہل مدینہ سے خطاب فرمایا ہے وہ مدنی ہے۔عموماً اللہ تعالیٰ نے اہل مکہ کو ﴿یأ یھا الناس﴾ کہ کر خطاب کیا ہے اور اہل مدینہ کو ﴿یأ یھا الذین امنوا﴾ سے خطاب کا شرف بخشا ہے۔بعض علماء نے ﴿یا بنی آدم﴾ کو ﴿یأ یھا الناس﴾ کے ساتھ ملا دیا ہے۔

اس اصطلاح میں خطاب کا خیال رکھا گیا ہے۔اس پر دو قسم کے اعتراض ہو سکتے ہیں:

[الف] پہلی اصطلاح کی طرح یہ بھی غیر جامع و مانع ہے۔کیونکہ قرآن کریم میں چند سورتیں ایسی بھی ہیں جن کی ابتدا ان دونوں سے نہیں کی گئی، جیسے سورۃ الاحزاب کی ابتدا ''یأیھا النبی'' سے کی گئی ہے۔اسی طرح سورۃ المنافقین کی ابتدا ''إذا جآءک المنافقون'' سے کی گئی ہے۔☆

[ب] دوسرا اعتراض یہ ہے کہ یہ اصطلاح اس تقسیم پر منحصر نہیں، کیونکہ تمام آیات قرآنی جن کا تعلق مکہ یا مدینہ سے ہے ان

مذکورہ صیغوں پر مشتمل نہیں، بلکہ اس کے برخلاف ہے۔ مثلاً: بہت سی مدنی آیات ایسی ہیں جن کی ابتدا ﴿ یـا یھا الناس ﴾ سے کی گئی ہے۔ مثلاً سورۃ النساء کی ابتدا ﴿ یأیھا الناس اتقوا ربکم ﴾ سے کی گئی ہے۔ اسی طرح سورۃ البقرہ مدنی ہے جس میں ایک آیت ﴿ یـأ یھا الـناس اعبدوا ربکم ﴾ سے شروع ہوتی ہے۔ اور بعض مکی سورتوں میں آیت کی ابتدا ﴿ یـأیھـا الـذین امنوا ارکعوا واسجدوا ﴾ [الحج: 77] سے کی گئی ہے۔

[3] تیسری اصطلاح مشہور ہے: مکی سے مراد وہ آیات یا سورتیں ہیں جو ہجرت سے پہلے اتری ہوں، اور مدنی سے مراد وہ آیات یا سورتیں ہیں جو ہجرت کے بعد اتری ہوں۔ اس اصطلاح میں زمانہ نزول کا خیال رکھا گیا ہے۔ یہی اصطلاح ضابط وحاصر (جامع ومانع) اور اصول کے مطابق ہونے کی وجہ سے درست ہے۔ اسی بنا پر علماء نے اس پر اعتماد کیا ہے۔ اور اس بنا پر قولہ تعالیٰ: ﴿ الیوم أکملت لکم دینکم ﴾ [المائدہ: 3] مدنی آیت ہے، اگرچہ یہ عرفہ کے مقام پر اتری ہے۔

اصطلاح مکی اور مدنی کے فوائد

مکی اور مدنی کے علم سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں:

[1] اس سے ناسخ اور منسوخ میں تمیز کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ نسخ کی بنا پر احکام شریعت تبدیل ہو جاتے ہیں، اور عمل کا پہلو عیاں ہوتا ہے۔

اس موضوع پر علماء نے کئی کتابیں تالیف کی ہیں۔ اور قرآن وحدیث کے نصوص سے اس کی اہمیت واضح ہے۔

[2] اس سے تاریخ تشریع کا پتہ چلتا ہے۔ خصوصاً اللہ تعالیٰ نے تدریج کے ساتھ لوگوں کی اصلاح فرمائی اور رفتہ رفتہ ان کو مکلف بنایا ہے، اور اسلامی ریاست کی ترقی کو جاننا کہ اس ریاست نے قبائل اور افراد کی اصلاح میں کس قدر احکام واضح کیے۔ مکی آیات پر غور کرنے سے ہم پر یہ راستہ واضح ہو جاتا ہے، اور مدنی آیات پر غور کرنے سے ہمیں یہ علم حاصل ہو جاتا ہے کہ لوگوں کو احکام شریعت کا پابند کرنے کیلئے کونسا طریقہ اپنانے کی ضرورت ہے۔

[3] اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ مسلمان ابتدا سے قرآن مجید پر کس قدر اعتماد کرتے، اس کی حفاظت کیلئے حتی المقدور محنت کرتے تھے۔ اور یہ سب اللہ ہی کی توفیق سے ہے۔ مسلمانوں کی محنت کا اندازہ ہم اس بات سے کرسکتے ہیں کہ انہوں نے ہر جانب

☆ قرآن مجید کی تین سورتیں [المائدۃ، الحجرات، الممتحنۃ] ﴿ یأیھا الذین امنوا ﴾ سے اور صرف دو سورتیں [النساء، الحج] ﴿ یأیھا الناس ﴾ سے شروع ہوتی ہیں۔ البتہ ﴿ یأیھا الذین امنوا ﴾ سے شروع ہونے والی آیات کی تعداد 89 اور ﴿ یأیھا الناس ﴾ پر مشتمل آیات 20 ہیں۔ ﴿ یا بنی آدم ﴾ 5 آیتوں میں وارد ہوا ہے۔ (عبدالوھاب خان)